

LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH

# توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی اشاعت پر قانع اور سنقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ دو پرچوں کی پرچہ تیوریاں چڑھایئے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جنت۔ اس کی اہمیت بے مدت رعایت لکھئے یعنی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

## مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری خرچ ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ادارے یا قیمتی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو لفافے پر نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کے گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو زر اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

جلد ۱۲ — مضامین — نمبر ۴

۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء

## شکوۂ فقیرانہ

میاں چھٹن اور خیالی پلاؤ کی حکایت بہت مشہور ہے کہ ایک بار وہ سوال [illegible] ہو کے چلے اپنے [illegible] لازم ہوا [illegible] اثنائے سفر میں [illegible] کنویں کی جگت پہ دوپہر کو لیٹ گئے [illegible] لڑکوں کی [illegible] پیٹ بھرنے بیٹھ گئے جب [illegible] ہونے کا وقت آیا [illegible] دوسرے ... [illegible] آپ جانیے [illegible] خواب [illegible] کا عذاب [illegible] تو خیر خیالی پلاؤ [illegible] کرتے تو صاحبان مروت میں [illegible] کی [illegible] سخت ہو جاتی فرمانے لگے:-

"اے [illegible] سن چھٹن [illegible] تو بھی دل ہی دل میں چھپا چھپا [illegible] آدمی [illegible] کہنے لگے کہ [illegible] ہم کا [illegible] کباب [illegible] اور چھپا [illegible] گنتی [illegible]"

ہمارے [illegible] صاحب سلیم پور کو [illegible] دعوتوں کے [illegible] ہم [illegible] کے [illegible] وقت [illegible] کے بعد کلام کا [illegible] کہنے لگے [illegible] چھٹن [illegible] لیو [illegible] خداوند [illegible] شادی کا [illegible] مبارک [illegible]

تم [illegible] ہو
ہم کو بھی [illegible] تو کیا [illegible] ہو

[illegible] وقت میں [illegible] ہے۔ ایک [illegible] ہو سکتا؟ حضرت [illegible] اگر [illegible] پلاؤ [illegible] ہوتا [illegible] کو دل کا سایہ [illegible] کسی [illegible] ہو جائے [illegible] حضرت [illegible] خیالی پلاؤ [illegible] [illegible] ہر گز [illegible] دل بڑھتا ہے۔ [illegible] آپ کو استعمال فرمائیے۔

ملاحظہ ہو

| | |
|---|---|
| یہ کالا [illegible] قصیدہ [illegible] کا | سلیم پور [illegible] |
| کہا ہے [illegible] | [illegible] |

---

کوئی [illegible] ہوئی پیدا د
اے [illegible] کہیں
[illegible] دی
ہم [illegible] کے محفوظ
[illegible] آپ [illegible] صورت
[illegible] انداز
دم سے [illegible] کی
[illegible] کوئی [illegible] بستر
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] کوئی [illegible]
[illegible] البرکات
[illegible] ہم [illegible]
[illegible] خیال
[illegible] آئی
[illegible] عشق
[illegible] آپ کو مطلب
انھیں [illegible] قصیدہ [illegible] ہیں
ہم [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں گے

قصیدہ [illegible] جاگیر
[illegible] تعمیر
[illegible] تحریر
اب [illegible] تصویر
[illegible] ہم غریب فقیر
[illegible] حقیر
[illegible] صاحب جاگیر
[illegible] کوئی ظہیر
[illegible] وزیر
[illegible] تدبیر
[illegible] پیر
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] تقریر
[illegible] توقیر
[illegible] شمشیر
[illegible] عالمگیر
[illegible] امیر کبیر
[illegible] تشہیر
[illegible] ظہیر
[illegible] اسیر

[illegible] کا تصور [illegible] معاف
[illegible] خلاف [illegible] تحریر ہے

---

## دارالادب لکھنؤ کی انجمن معین الادب کا دسواں سالانہ مشاعرہ

تاریخ ۹ فروری [illegible] وقت آغاز [illegible] بجے شب مقام [illegible] سلطان [illegible] لکھنؤ [illegible] قبل مشاعرہ [illegible] عالیجناب [illegible] سید [illegible] صاحب [illegible] لکھنوی اور [illegible] عالیجناب شمس العلماء [illegible] صاحب [illegible] علم ادب کے متعلق تقریر فرمائیں گے مشاعرہ میں لکھنؤ۔ دہلی۔ الہ آباد۔ شاہجہاں پور۔ مراد آباد۔ کانپور۔ غرض کہ مختلف مقامات ہندوستان کے مشاہیر شعرا اپنا اپنا کلام [illegible] ارشاد فرمائیں گے۔ صاحبان زبان و قدر شناسان ادب اردو سے [illegible] کہ اپنے قدیم [illegible] فن شعر کی ترقی [illegible] سے لطف اندوز ہوں۔ اور شریک [illegible] ہو کر انجمن کو شکر گزار فرمائیں۔

المکلف

سید محمد جعفر حسین عرف محمد صاحب [illegible] آنریری [illegible] سکریٹری

---

[illegible]

## شفقت نامہ دمشق آگیا بنام حبیب اللہ خان والی کابل

میاں بھنشا۔ آج کل مسلمانوں میں کچھ عجیب [illegible] تعجب ہوتا ہے یا [illegible] کی نسبت [illegible] اور سے خوشامد [illegible] ان کے [illegible] غازی کا لقب دے دیتے ہیں [illegible] کہ تم غازی ہو۔ امان اللہ خاں غازی ہیں [illegible] میں نرا غازی مرد [illegible] کا اصطلاحی نام ہے جھگڑے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کرنے والے ہوتے تھے انھیں [illegible] غازی مرد کہا کرتے تھے آخر یہی نام [illegible] مقرر کر لیا گیا۔ اگر ان معنی سے [illegible] انھیں غازی کہیں تو [illegible] جنگل کی طرح [illegible] اور ان [illegible] کو خطاب دوں تو وہ بھی [illegible] تہذیب کا پتلون پھاڑ کے ننگے ناچنے لگیں۔

اصل یہ ہے کہ خونریزی ایک گناہ عظیم [illegible] آدم کو [illegible] اس کی نسل پر خونریز ہونے کا الزام لگایا تھا۔ خداوندی مصلحت نے انھیں چند لفظوں میں سمجھا دیا کہ ان میں برے بھی ہونگے بھلے بھی ہونگے ہم [illegible] زمین کی اصلاح کے لیے ایسے بھلے انسان انتخاب کرتے رہیں گے جن کی عقل خطا سے پاک ہو جن کی رائے کا سلسلہ [illegible] اور ارادے سے کبھی نہ ٹوٹے۔ [illegible] خونریزی کے بجا اور بے محل ہونے سے [illegible] واقف ہوگا۔

میاں بھنشا۔ دنیا میں کوئی کام نہ اچھا ہے نہ برا اچھائی برائی کی نسبت ہر فعل کے ساتھ اس وقت لگائی جاتی ہے جبکہ [illegible] الہامی قاعدے کی پابندی پر مبنی ہو یا اس کے خلاف ہو [illegible] خونریزی اور جہاد [illegible] اور غازی میں بھی یہی فرق ہے جہاد اور غزا کا عمل کوئی خاطی انسان [illegible] سکتا ہے یہ کام اہل اللہ کا ہے [illegible] ذریعے ان [illegible] خوشامد خوروں کے [illegible] کو غازی اور امیر المومنین کہہ دیتے ہیں [illegible] ہو جاتے [illegible] والا قاتل انسان ان کا باپ ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible] حبیب اللہ تم مسلمانوں کی تاریخ کی کتابیں اٹھا کر دیکھو تو بادشاہوں کی فہرست میں [illegible] کے نام کے ساتھ تم ایسے ہی بڑے بڑے لقب لکھا دیکھو گے آغا امان اللہ خان افغانستان کے تخت پر [illegible] تھے [illegible] ناک [illegible] پھینک دی اپنی [illegible] تہذیب کے [illegible] میں [illegible] گئے ؎

گر دم از شراب ناب توبہ




رقص
تہذیب: [illegible]
ملا [illegible]: [illegible]
آغا [illegible]: [illegible]
روس: [illegible]

[illegible] ناصواب توبہ
[illegible]
[illegible] توبہ

ان کے [illegible] آج کل کے [illegible] کی زبان پر [illegible] ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

[illegible] کی [illegible]

حکمت سے [illegible] جھوٹ موٹ کی [illegible] بنانے کا ارادہ کیا جس میں اپنا حکم [illegible] مگر اس [illegible] جاتی تھی [illegible]

میاں بھنشا۔ [illegible] تعریف کر دو [illegible] شہر [illegible] سخن کے مضامین [illegible] تصنیفیں [illegible] ہو جب گیا؟ [illegible] فریب کا جال ہے [illegible] کی چیز [illegible] پیسے کی نہ بکے اور فریب خریداروں کی جیب [illegible]

میاں بھنشا میں نے انھیں [illegible] سے تمھارے متعلق چند باتیں معلوم کی ہیں [illegible] ان کی زبانی سے نقل کیں ہیں۔

(۱) تم ایک معمولی [illegible] کے آدمی تھے (۲) تم نے [illegible] کی دکان رکھی (۳) تم نے جنگ میں [illegible] حاصل کر کے [illegible] (۴) تم نے [illegible] کو قتل کیا [illegible] سلطنت [illegible] ظاہر ہوتا تھا (۵) [illegible] (۶) تم نے سلطنت کے ظاہری [illegible] آدمیوں کی [illegible] بادشاہ [illegible] اور اسلام [illegible]

دو رستوں میں تقسیم کر دی۔ (۱۰) ان اسٹیٹ خان کی جاگیریں ضبط کر لی گئیں (۹) نہایت ہوشیاری کے ساتھ تم نے دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا (۱۲) اور ان سب میں پیچ سے بہتر ان کو منتخب کرنے والے کو مطلوب کر لیا (۱۳) ان اسٹیٹ خان جیسی باتیں کو زمین علم و ہنر کے روشن دماغ سمجھا ہے اور ان کو ہار دیں اس سے بھی نام کمایا اور بہادری کی طرح اس کی جان سے حرمت رہی اور اسے ایک جا کر زندہ مثل جائے رہا (۱۴) تم وزارت کی ترتیب میں مغلوں کی اور دانائی صرف کر رہے ہو۔

سلف کی راہ سے بچے اپنے ارادے کی ترقی سلطنت سے سر قبیح فتا ہی تاریخ کی کتابوں میں بہت کم دکھائی نظر آتے ہیں۔ تم نے زمانہ حال کے اونٹ اسلوں کا جن میں نادری اور ہر دل کا جز و زیادہ خاص ہے بہادری سے مقابلہ کیا اور اس اعتبار سے پرانے خود ساختہ فرض آگاہ ترقی کرنے والوں کے کارنامے ماند کر دیے۔

میاں بچشتا یہاں کے عیب جو مغربی خوشامدیوں نے تمہارے اوصاف کا ذکر جس پیرایہ میں کیا ہے سچ ہے انگلستان میں ایک ناک والا گرو کا ذکر کیا ہو گا ؎

چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

بات یہ ہے کہ یہاں بہادری کی قدر باقی نہیں رہی ہر ایک نامور آدمی خواہ چالاکی سے نام پیدا کرے اور درحقیقت وہ اپنے دھوکے میں چھوٹا ہو ان خوشامدیوں کا مسیر رہے یہی حال بنی اسرائیل کا تھا ہمارے پیغمبر نے اپنی امت کو بھی بنی اسرائیل سے مشابہت دی ہے مگر جب اللہ تم بنی اسرائیل لتر کبن طریقتہم حذو النعل بالنعل (الحدیث) جب خدا نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک جریب عنایت کی اور فرمایا کہ جس کے قدم آپ پر پہونچیں ہراول کر دے اس دن جو حق مارے گا اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنا دو تو وحشیانی طالوت (طالوت) ساکن یرغول آخری۔ طالوت بیچارہ ایک غریب آدمی کو شکری سقائی

کرتا تھا بنی اسرائیل نے اس خلافت کی شکایت کیا دیکھئے قرآن میں موجود ہے بیان کیوں ہیں پسند نہیں کرتی اور ان کے اسکی ہجو کرتے جس طرح آج تمہاری ہجو کی جاتی ہے وہ ایسے نے بصورت ہے اسے جو ان پڑھ گدڑ کا لونڈا ہے پڑھنا نہیں کر سکتا انگلش بنا تا ہے۔ اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے یہ کہ وہ ہے ؟

میاں بچشتا یہ کس چوں کہ ان ہجو کرنے والوں کو نہ ایمان سے واسطہ ہے نہ عقل ہے۔ کم بخت مالش نہ ظاہری بصورتی سے کیا ہوتا ہے عقل اور خوبصورت ہے پیچ ان پڑھ ہزار لڑکیاں بہتر ہے اگر وہ عقل والا ہو۔ وہ پڑھا نہیں کر سکتے تو وہ سی طوروں پر وں کو فتح کا روکا ملک کی حدود کر دی ہے۔ وہ پیغمبری کا دعویٰ تو یہ خیالی ہے ہو گمراہ اس افواہ کو عقل سے تعلق لگاؤ نہیں۔ وہ تو جو اپنے مذاہب میں اتنی متعصب ہے کہ یا دل کی لڑکی گوارا نہ کر سکی اس کی سرداری جیلانی شخص کیا کر سکتا جو جو پیغمبر بن بیٹھے جو یہ خبر سچ ہوئی تو آج تم سے ان سے دو گھیے کہ سارا افغانستان تمہارے ساتھ ہو گیا۔

الغرض بچشتا جیب اب شکست اور فتح خدا کے ہاتھ ہے۔ اگر تو غالب آیا تو نیک کہ تو غالب ہونے کا حق دار ہے۔ ہمت والے ہی کامیاب ہوتے ہیں جو مغلوب ہوا تب بھی تیرا نام رہتی دنیا تک قائم رہیگا لیکن غالب ہونے کی حالت میں بھی گرہ جو گی دور سے تجھے گالیاں دے رہا ہے تیرے قدموں کو دھو دھو کے پئے گا اس وقت میری نصیحت یاد رکھنا کہ کچھ جو بڑا ہیں تم نارا اور سے انھوں نے ہزاروں گھر برباد کئے تباہ کئے ہیں۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ برطانیہ سے کبھی نہ بگاڑنا۔ تیسری نصیحت یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو قدر کا غذی گھوڑوں کے منھ میں خوشامد کی لگام چڑھا کے تجھ سے ملاقات کرنے اور قصیدہ خوانی کی اجرت مانگنے آئیں کبھی منھ نہ لگانا۔

بس جا۔ اللہ تیری مشکل میں مشکلات آسان کرے اور تیرے اقبال نیک ہو جائیں۔ قرآن نے جو سبب بیان کرو؟ ان بیان نہ دیں۔

راقم منشی [illegible]

# پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

"لاسڈ ارمان کی شاعری اور مٹھائی کا طباق"

ایک شاعر صاحب جب کسی امیر کی ہجو میں ہر بڑا قصیدہ کرتے تو قصیدہ کے ساتھ ہی ایک سینی میں مٹھائی بھی پیش کرتے غالباً مطلب یہ تھا کہ شعر کی ہجو کی مٹھاس ہمارے اسلام ان کی اس خاطر سے کم نہیں ہیں آپ نے بھی ایک مجموعہ تحریر میں اپنے نزدیک ذائقہ پیدا کرنے کیلئے تحریری کا خیر ینی پیدا کی ہے خاطر کرے حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

تندر آمیختہ باگل نہ علاج دل است
بوسہ چند بیامیزیہ دشنامے چند

پکلفتہ [illegible] اے مشتوں کے واسطے خیر جو پاشعر لیکن شاعر اور ان خود اپنے مطلب کے عاشق ہے وہ نہ دودی یا خواہی دکھاتا ہے وہ نیل چور کے لڈو کھلاتا ہے۔ وہ ایک سبز کی پہلی مٹھاس کی دیکھ کے آگے رکھتا ہے کہ دوسرا ایک ایک ڈلی کھا کے اپنا [illegible]

---

بر صدیوں فروخت کے ہے

## سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

بعدالت جناب مولوی [illegible] صاحب جج [illegible]
مقدمہ اول مدعی شیخ [illegible]
[illegible] صاحب ساکن ضلع [illegible]
[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعی
بنام [illegible]
[illegible] ساکن [illegible] مدعا علیہ
[illegible]
[illegible] ۱۹۲[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] دستخط حاکم [illegible]
[illegible]

پہاڑ ۲۰ وے

خراب بادۂ لعل تو ہوشیار انند

وہ بھی عاشق - ہم بھی عاشق - لیکن ذرا فرق ہے کہ آپ عاشق معشوق منش اور ہم بھی معشوق [illegible] عاشق مطلب [illegible] عاشق - آپ کا معشوق آپ کی ذات میں ہے [illegible] نہیں - ہمارا معشوق [illegible] کے قبضے میں ہے اور اس معشوق کے جو نخرے آپ کے لیے جان بخش ہیں اور ہمارے لیے پیام اجل ہے •

بر سر ایں [illegible] زلب جاناں آمد

[illegible] گر [illegible] کہ [illegible] اور

ایک ہی چیز [illegible] کا شعار اصل کر رہی ہے - خیر جناب شاعر صاحب آپ کا شعر گوئی کے میدان میں [illegible] جہاں [illegible] قدم رکھا ہے [illegible] لائیے - جہاں تک داد سخن ہے دیجیے ورنہ ے

عاشق [illegible] کے زمانہ [illegible] قسمت

آپ کے قصیدہ کی تشبیب شاہ افغانستان کی [illegible] انجام [illegible] کے تذکرہ سے شروع ہوئی [illegible] ہم داد نہیں دے سکتے قابل [illegible] مطلق اور [illegible] ہے جس نے ایک [illegible] زندگی میں برکت عنایت کی - اسی تشبیب کا ایک [illegible] سفر [illegible] اور [illegible] اس کی وفات پر اظہار افسوس کا ہے - ہندوستان دونوں کی وفات پر اگر ملک افسوس کرتا ہے تو بجا ہے کیا [illegible] کہ [illegible] عمل [illegible] اور فریاد کرنے والے [illegible] نہیں - [illegible] مل جاتی تو کیا [illegible] یہ بھی معلوم ہے کہ ہم سب اس کے بس میں ہیں لہٰذا [illegible] کا نام [illegible] افسوس ہے - [illegible] آپ آپ ایسا صاحب [illegible] آپ کے واسطے مناسب [illegible] تھا کہ افسوس کے عوض ان [illegible] تکمیل کا وعدہ کرتے [illegible] اپنے ساتھ لے گئے۔

آپ کا افسوس [illegible] تکمیل کا افسوس ہے [illegible] سامنے [illegible] ساتھ دیجے - آپ [illegible]

کانگریس کے [illegible] نہیں [illegible] ہندوستان [illegible] آپ [illegible] کی تعریف فرماتے ہیں گویا یوں کہتے کہ ے

[illegible] شعر [illegible] فرماتے

[illegible] کی [illegible] آئی

واقعی آپ کا یہ شعر بھی [illegible] کی صنعت [illegible] اپنی شاعر صاحب واہ واہ - مصرعہ کیا مصرعہ ہے پھر ارشاد ہو -

اسکے بعد افغانستان کی شورش میں [illegible] کی صنعت سے دست کشی کا اظہار ہے یہ شعر بھی خوب ہے - [illegible] کیا استادانہ [illegible] ہے - [illegible] گفتہ [illegible] واقعی [illegible] واسطے [illegible] غیروں کے شعر پر عنایت ہو -

اسکے بعد شاستری صاحب کی [illegible] کی توصیف ہے جس کا خاتمہ ہندوستان [illegible] شاستری صاحب [illegible] کے [illegible] پھر [illegible] سپاہ [illegible] [illegible] اور [illegible] گرد پھرا [illegible] ے

[illegible] خوب ہوں [illegible] ذکر کیا

جو لیا [illegible] کے زانو

شاستری کی [illegible] جس [illegible] کی تھی [illegible] کہ [illegible] کی صنعت ہے آپ کا یہ شعر بھی لاجواب ہے ے

نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے

پسینا پونچھیے اپنی جبیں سے

کے وی ریڈی صاحب اگر [illegible] شاستری صاحب سے ظاہر ہوا [illegible] شاستری قابل [illegible] ہیں نہ کے وی ریڈی صاحب جیسا تو آپ کی حکومت میں [illegible] نظر آتی ہے جو ایسے بے نتیجہ [illegible] کی [illegible] آسائش کی [illegible] ہمیشہ سے قائل ہے - !!! مصرعہ کیا مصرعہ ہے - [illegible] نیا [illegible] کیا [illegible] شعر ہے [illegible]

[illegible] حضرت ے

[illegible] کچھ حاصل نہیں

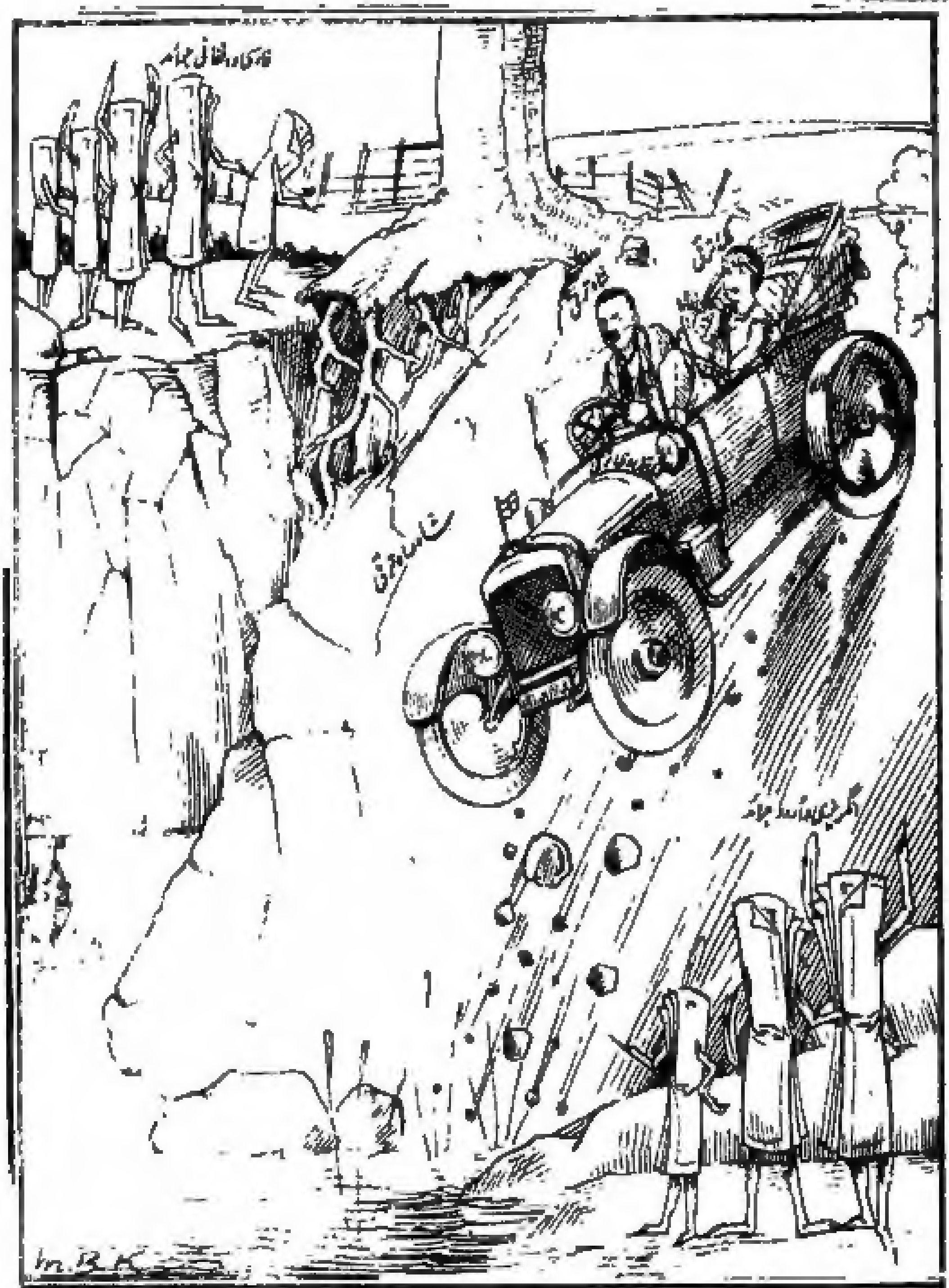
[illegible] تمہارا حاصل نہیں

[illegible] رنگ کے زمیر [illegible] نظر آیا - [illegible] حضرت [illegible] پروفیسر اقبال کی [illegible] نہیں - کہتے انہیں [illegible] داد حق ہے [illegible] ......... [illegible] کے [illegible] مستثنیٰ [illegible] زرجب [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] بیٹھے ہیں آپ بھی بڑے آدمی ہیں جب [illegible] پولیس کے گھوڑے پر سوار [illegible] ہیں اور [illegible] کرتے ہیں [illegible] کیا خوب شعر کہا ہے - پھر ارشاد ہو [illegible] غضب کرتے ہو [illegible] جائے -

اسکے بعد [illegible] نے جو [illegible] ایران [illegible] کے لیے غالباً اس غرض سے بھیجی ہیں کہ [illegible] رہا ہے [illegible] اور [illegible] فرق نہیں یا شاید اظہار اس امر کا مقصود ہو کہ ہندوستان [illegible] ان کے حق میں [illegible] نے جو [illegible] کے ساتھ [illegible] رہیں گی اس [illegible] [illegible] کا خیال رکھے [illegible] کہ [illegible] ہے - یہ [illegible] ان کے تحت کے ساتھ [illegible] لیکن ہندوستانیوں کی گردن پر [illegible] ہے -

[illegible] کیا مصرعہ کہا ہے آپ نے [illegible] ہو ہی نہیں سکتا [illegible] خدا اس [illegible] کے [illegible] کرنے کی صلاحیت [illegible] سبحان اللہ سبحان اللہ -

اسکے بعد [illegible]




## ترقی معکوس یعنی تنزل مستحسن

**فارسی و افغانی جرائد:** ”اے زہے ترقی۔ اے خے ترقی“

**انگریزی و اردو جرائد:** ”اے حضور سبحان اللہ۔ اے خداوند فی امان اللہ۔ اس سقوط پہ ترقی نثار۔ ول ڈن“

ہندوستانی مرحلہ ... دستور ابتدائی چارہ جوئی کی نیت [illegible] کے سلسلہ میں ... [illegible] ... ایسا ہے کہ [illegible] داستان انگلینڈ ایک قصہ ہوں گے۔

پاسخ سنانے ... [illegible] ... اچھی روشنی اور دیگر مقام ... [illegible] ... سبز کی ڈال سے یہاں ... [illegible] ... پبلک سیٹنگ میں کے مسئلہ پر ... [illegible] ... لیبر ... کے درمیان [illegible] ایک [illegible] ہے۔ لیکن ... قصیدہ اور خوان ... والا مسالہ اے حضرت واہ واہ واہ [illegible] اسلام فرمایا ... مسلمانوں کو نسل پھڑک اٹھی گی۔

ان منتخب اخبار کے جواب ساسین ... حضرت مقطع کے شعر ... دیتے ہیں۔ ما شاء اللہ خوان علوں کی ایسی ... قوت ... کا اور دعویٰ کیا ظاہر فرمایا ہے۔

یہ ہیں آج تمہارے سامنے گورنر جنرل کی حیثیت سے بیان ... اگر مجھے یقین ... برطانیہ اس وعدے سے جو [illegible] میں کیا گیا تھا دست بردار ہو گئے ہیں۔

مقطع کی معنوی وسعت ... زمین سے آسمان تک ... جتنی مرتبہ سانس لی ... کی پھیروں میں ضرب دیجئے تو شاید دسواں حصہ میدان معانی کا طے ہو سکے۔

اگر یہ مقصد ہے کہ اپنے عہد میں اس وعدے کی تکمیل کی شرط لگا کر حضور ... زیارت ہندوستان فرمائی ہے اور اس [illegible] چار سال کی قلیل مدت میں [illegible] کا مسئلہ حل ہو جائے گا تو ہندوستان سیاست مدن میں بالکل آزاد ہو جائیگی تو واللہ ہم بھی کہیں گے۔

دعوائے خوب بہت دیکھے ہیں یار ...

اور اگر یہ مقصد ہے کہ کبھی نہ کبھی یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا چاہے تم ... سیاہ ... ہندوستان میں ... کی مدت پوری کریں گے تم اس وعدے پر یقین کرتے رہو تو واللہ ہم بھی ... مسلمان ... زبان رکھتے ہیں کہ ایک دن آئے گی ... وعدے پر ایمان رکھنا کبھی ... کا مسئلہ آسان ہے۔

ہندوستانیوں کے مسئلہ میں بس بات کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ ... بہ ہزار ... بدلنے کے بعد ممکن ہے کہ پھر کوئی ... انسانی قالب ... لیس انہیں بھی امکان پر یقین ہے ... کا یقین گیا ... ہیں ہے۔ دوسرے باشندگان ہند ... شیعہ ... اعتقاد ہونے کے باوجود کسی ... حضرت خضر کے قائل ... مرتے چلے جاتے ہیں ... سید ... اعتقاد ... ہوتا جاتا ہے۔ سید ... کا یہ حال ہے کہ جان سے ہاتھ اٹھانے پر بھی سید ... نہیں ہوتے۔ ایک قصہ یہاں ... اُن کے یہاں کوئی مہمان آیا ... آتے ہی میزبان کی ... آدھی رہ گئی ... کہاں سے کھلاؤں۔ بی بی ... ہانڈی ... میں پانی بھروا ... اور ... کے صحن میں ... روشن کرو ... گھنٹہ ... کیوں یہاں آیا ... بی بی ... صحن میں ... چھت کے پیچھے ... ہانڈی رکھی ... میزبان کو اس ... کا یقین تھا کہ سال دو سال کے بعد یہ ہانڈی ضرور ابلے گی اور مہمان ... ضرور ہوگا۔ ... بولے ... کے ... زبان ... حضرت جاری تھا ... ایک ری ... ہے ... استحکام ارادہ ... میزبان ... تھا ... کی ... کا ... دیکھی ... کانوں ... دوست ... شام تک ... یہ تماشا دیکھنے کے بعد انہوں نے بھی اپنے یقین کا اظہار شروع کر دیا۔ میزبان بولے: ... ایک ری ... چھپے ... مہمان نے جواب دیا ... اب ... کے کھانے ... جانے والا نہیں۔ آپ ... ہیں ایک ہانڈی ... انجناب ... سال ... سے نہ سرکیں گے۔

بہر حال مقطع لاجواب ہے۔ ... حضور ... کیا کہنا ... زری ... ارشاد ہوا ... کیا مصرع ہے۔ ... دل سے ہم نے آپ کی تقریر ... مرحبا ... ماشاء اللہ ... ماشاء اللہ سبحان اللہ کیا خوب ارشاد فرمایا ہے۔

اُمید ہے کہ ... شاعر ... پیش کر ... اُمید ... اُمید ... یقین ... تسلیم ... رضا ... صبر ... صبر ... اے گورنر ... بہار ... نزدیک ... ۔۔۔

... سیاسات
... خیالات ... شریم ... ۔۔۔
... ہم ... خیالات

... جاتی ہے ... معلوم ہو کہ انھوں نے اپنے ... شیریں مقال کے ... کی گلشن فصلی۔

## حکایت

... میں ایک شخص ... کھا ... ماموں ... کے ہاتھوں ... ہے ... جواب ... اپنے مسافر کا گھر ... ہے ... سیاہ ... کے دروازہ ... دست ... تھا ... میں ایک ... نوجوان کے ... اُدھر سے گزرے ... انھوں نے ... پا ... ۔

تمرہ قابل فروخت

... واسطے ... داد رسی ... طلب

(آرڈر ... قاعدہ ...)

... سنہ [illegible]
... مستقیم ... ضلع ...
... دعوے ... روپیہ ... مدعی
بنام
... وغیرہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روشنی میں دیکھا نوجوان خوبصورت ساز کو دوسرے کرو لیٹا دیکھا تھوڑی دیر غور سے دیکھنے کے بعد بڑے میاں نے کہا میاں ساز ایک بات کہوں جو عرض کی تو بُرا ہے۔ وہ کہنا ایک نازنین کے ساتھ شب باش اٹھانا منظور و خراب ہے سیر ہوتا مختصر عرض یہ کام کرنا بہتر ہو۔ اس سمجھ کا ارادہ ہو تو مجھ کیا جا ہے دعا کیجیے۔ ساز صاحب دست بستہ عرض کی کہ لالہ جا ہے آسان ہو گر عرض کا سبب کیا ہے۔ بڑے میاں نے کہا اس شخص کی لڑکی اس جوان کے ساتھ بیاہی گئی جو میرے ہمراہ ہے۔ یہ جوان بھتیجا بھی ہے اور داماد بھی ہے اپنی بی بی پر خفا ہوا اور غصہ میں طلاق بائن دے دیا مگر اب پچھتا رہا ہے کہ جورو کا عاشق تھا۔ تم اتنی مہربانی کرو کہ رات بھر کے لیے نکاح کر کے صبح کو طلاق دے دو۔ تم کو مہر کی ضرورت نہیں۔ مگر معاوضہ طلاق جو چاہو اگر تم اپنے عہد پر قائم رہے تو پھر تمہیں درجن اشرفیاں دی جائیں گی۔ میاں ساز سوچنے لگے کہ چوتھی جورو سے ... چلو یوں ہی سہی۔ بڑے میاں کے بھتیجے صاحب دل ہی دل میں کڑھے کہ رقیب سے رات بھر رہنے کا کچھ ایسا کہ رنگ میں بھنگ ہو۔ اپنے دل کا حال کہا۔ دولہا چچا بولے کہ یہ کوئی بات نہیں۔ اعتبار دولہن کے پاس پہنچی اور کان میں کہا کہ بیگی رہنا تمہارے نئے دولہا کو جذام کی بیماری ہے۔ پھر وہاں سے ہٹ کے دولہا کو چپکے سے جا کر کہا کہ میاں کہاں پھانس رہے دولہن کو سفیدی کا عارضہ ہے۔

اے ہے کہیں ایسا نہ ہو

سامنے عیش و غضب سارے جہاں

خلوت میں نئے دولہا نے رات کاٹنے کی غرض سے سجادہ بچھا دیا اور دولہن مرغوب و مرعوب آیات کی تلاوت کرنے لگے۔ دولہن کے کان کھڑے ہوئے جب کہیں جذامی کی آواز ایسی سریلی ہو سکتی ہے؟ جو پھر گھونگھٹ الٹ کے دیکھا تو سبحان اللہ دولہا کا سراپا نہایت خوبصورت۔ چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ بھلا یہ بات بہت خفتہ آیا۔ ادھر نماز کا طول دولہا میاں کو بہت کھٹکا کہاں تک ٹکریں لگاتے تھے آخر ایک نظر دیکھ تو کہاں ہم کہاں یہ گھر ڈرتے ڈرتے دولہن کے ... پڑا اٹھنے سے دولہا کھنچا۔ مگر اٹھا کے گھونگھٹ دولہن ساج روشنی ڈالی ہر طرف پڑی چاندنی پھیل گئی۔ روشنی دولہا کے منہ کا فق ہو گیا اور حیرت سے کہا تو جذامی ہو گئی۔

دولہا بولے وہ ڈھنگ دیکھنا تم چہرے

دولہن: پیروں جہاں پر ہوش

دولہا: جا میں جہاں پیرے ہیں اور آپ کے پہنچ جائیں گے بخشش و تفتیش کی نگاہوں نے آج پیلا کا اظہار کر دیا۔ دونوں لپٹ گئے۔

رات تھی اگلوں نے کچھلوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا آج میاں بھتیجا اور دلاور آئی ہیں دولہن کے ساتھ کھیلی اور اتنا کھیلیں کھیل رہی ہیں۔ کابل کی عام آبادی سے کہتی ہیں دولہا بے ترا ... کہ کابل ... جنس ہے۔ میاں بھتیجا سے کہتی ہیں دولہن بیٹھی ہے کاٹ لیں گے۔ دولہا تب تک نکاح کا بھی ڈری جیتا بچے رہتا جب تک دونوں کو صبح میسر آئے اور ... دولہا کا نام پڑھے گا دولہن انتظار کرنے کی کس دور حال کہے مگر ہے کہ شمع کی روشنی میں نظارہ باندی ہو چکی ہو اور آئی ہے وہ موقع کہ مجلس ہندوستانی مسلمانوں کو اس انتظار شوہر نال کی زبانی آیت پر گاڑھ کر دے دولہن کو جیسی ساز دولہا کے وصل سے بروز روکنے کے لیے آئے ہیں دونوں بھلا ... باقی حکایت میں عرض کیجیے اور انتظار کیجیے کہ ... تھا کا منتظر تھا کہ حکایت چپکا جا ہیں۔ رات بھی کی رات بھی بیری۔ دولہا دولہن کے مزاج ہی بانی محبت ہو گئی کہ دونوں دولہا گئے لگے یا اللہ سحر نہ ہو گویا اثر کیجیے سحر ہونا تھا نہ ہوا۔ آفتاب نکلا ... سا اپنے بھتیجے کو لے کے جلد دروازے پر گھڑے ہو گئے میاں ساز نظر چلے قاضی کے یہاں طلاق میں دیر ہوئی ہے اسے مجبور ہو گئی بڑے میاں اور بھتیجے صاحب جیخ پڑے ہیں مگر وہ دولہن دولہا کا دامن پکڑے آئی ہے نئے دولہا دولہن کا آنچل۔ آخر دولہن نے سو شرفیوں کی تھیلی دولہا کے ہاتھ میں تھمائی اور چاہت کی کہ دس اشرفیاں قاضی کی ناک پر رکھ دو اور باقی اپنے پاس رکھو کہ اپنے ہی کام آئیں گی۔ قاضی کہنے لگا طلاق ہو رہے اللہ میں ہے جیسی کنٹا تھا کہ یہ اس کے ہاتھ اعلا کرو جو ہو گئی پھر حق وہ دوسری حلت اور پھر مرتد اس وقت تم جیل کر نکلے پھر وہ کوئی خوبصورت نکال ہو گیا۔ ہاں لی کی عشق کاری قاضی کی رشوت خوری کام آ گئی۔ اب اس دل گئی۔ اسلاف سے خلیفہ اعصر ... جو حضرت اور سجدہ جہاد کرتا تھا اپنے عیبوں کا جیبی ہے۔ خاطر میں گردن کر رہے تھے کہ جس عیش و نشاط کی ... مکر احتراز ہوئے ساز نے دوبار کا حکم دیا۔ دعا لوگ اندر آئے سپر کو مسرت سے دولہا نے دولہن سے کہا ارتکابی اب تو وقت رہ گئے۔ دولہا نے استفسار حال کیا دونوں بہتر ہیں عارض دولہا ہوئے دولہن نے کہا جان جو شخص دیکھے ہیں مگر غیر ہے ہمارا ایک دوست ہے جو بہ ہو شاید عمر کی رات ہوئے نکلے۔ فوراً مرد کھ نیک ڈالا قصہ ... دولہا نے ہمیں تو خیال سے در سے گذرے تھے ظلم سے تھا اس نے دولہا میاں کو رخصت دیا اور نیا بیاہ کیا کہ آپ کا اب نے جو حال بیجا ہے نیند خطا ہے مال لیجیے اور قرضہ کے قبضہ کیجیے۔

انشاء اللہ آئی تو تمہیں سیدھی ہو گئی سسرے صاحب نے گردن جھکا کے بھتیجے سے کہا بیٹا اب صبر کرو۔ جدائی جورو ہی کیا اچھا ہے۔ شوہر ہو گئی۔ دونوں ساتھی ہی میں کیا کر سکتا ہوں۔

---

## المختصرات

بیماری کا سلسلہ جو شروع ہوا تو ہے پرچہ ایک ہفتہ لیٹ گیا۔ کیا کریں۔ کمبخت تو الہ ہم ہی کو المختصر کیجیے رہنا ہے۔ یہ پرچہ دوسری فروری کو تیار ہوا ہے۔

ارادہ ہے کہ ضمیمہ کے طور پر حضرت ندیم کا ایک جواب حاجی نامہ اور وہ پرچے کے ساتھ شائع کر دیں مگر کی زیادتی۔ وضاحت کی تاخیر کر المختصر کر دے گی۔

... بہ ہو چکا جلد یہ پرچہ ... اسے عز و شرف ہو جائے یعنی قیمت سالانہ صرف ۔۔۔ منیجر ابوسیج

شرطیہ علاج!!! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!

**سفید داغ کی جنگی دوا** [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

**دسکاانسی کا اکسیر دوا** اگر آپ ... [illegible] دام ... (صہ)

## سفید بال جڑ سے

اگر آپ کے سر یا داڑھی میں سفید بال ہو گئے ہوں تو ... تیل ... [illegible] بال جڑ سے کالا ہو جائے گا۔ دام ... [illegible]

**کالا سے گورا** ... [illegible] دام پانچ روپیہ

**خونی بواسیر** ... [illegible] دام ... روپیہ

**بجلی کی گولی** ... [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

**طاقت کی دوا** ... [illegible] دام پانچ روپیہ (صہ)

پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی مری - دربھنگہ ۲۶

جلد چہل و نہم

رجسٹر نمبر اے ۷۸۳

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۱۵ء

# معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

## تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ادا انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذھرپد اور ھوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

## اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی ذھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ خود اُستاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ... نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔